Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
(Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org

128
۔رسول اکرم ، جو بغیر امام کے مرتاہے وہ جاہلیت کی موت مرتاہے، (مسند ابن حنبل
6
ص
22
/
16876
، المعجم الکبیر
19
، ص
388
/
910
، الملاحم والفتن ص
153
از معاویہ ، مسند ابوداؤد طیالسی ص
259
از
ابن عمر ، تفسیر
عیاشی 2
ص
303
/
119
، از عمار الساباطی ، الاختصاص ص
268
از
عمر بن یزید از امام موسی
کاظم (
ع)
) ۔
129

۔ رسول اکرم جو اس حال میں مرجائے کہ اس کے سر پر کوئی امام نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتاہے
۔ (کافی
1
ص
397
/ از سالم بن ابی حفصہ ،
8
ص
146
/
123
از بشیر کناسی، اللمعجم الاوسط
6
/ ص
70
/
5820
، مسند ابویعلیٰ
13
ص
366
/
7375
، از معاویہ ، المعجم الکبیر
10
ص
289
/
1687
از ابن
عباس) ۔
130
۔ رسول اکرم جو امام کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتاہے
۔ (کافی
2
ص
20
/
6

، ثواب الاعمال ص
244
/
1
، المحاسن
1
ص
252
/
475
از عیسیٰ بن السری
) ۔
131
۔ رسول اکرم ۔ جو شخص اس حالت
میں مرجائے
کہ اس
کی گردن میں کوئی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتاہے۔ (صحیح مسلم
3
ص
1478
/
58
،
السنن الکبریٰ
8
ص
270
/
16612
از عبداللہ بن عمر، المعجم الکبیر
19
ص
334
/
769
از معاویہ
) ۔
132
۔ رسول

اکرم!
جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ اس کے پاس میری اولاد میں سے کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتاہے اور اس نے جاہلیت یا اسلام میں جو کچھ کیاہے سب کا حساب لیا جائے گا ۔(عیون اخبار الرضا
2
ص
58
/
214
از ابومحمد الحسن بن عبداللہ الرازی التمیمی ، کنز الفوائد
1
ص
327
)۔
133
۔ ابان بن عیاش نے سلیم بن قیس الہلالی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے سلمان، ابوذر اور مقداد سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور
اس کا کوئی امام نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔
اس کے بعد اس حدیث کو جابر اور ابن عباس کے سامنے پیش کیا تو دونوں نے تصدیق کی اور کہا کہ ہم نے بھی سرکار دو عالم سے سناہے اور سلمان نے تو حضور سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ یہ امام کون ہوں گے ؟ تو فرمایا کہ میرے اوصیاء میں ہوں گے اور جو بھی میری امت میں ان کی معرفت کے بغیر مرجائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا ، اب اگر ان سے بے خبر اور ان کا دشمن بھی ہوگا تو مشرکوں میں شمار ہوگا اور اگر صرف جاہل ہوگا نہ ان کا دشمن اور نہ ان کے دشمنوں کا دوست تو جاہل ہوگا لیکن مشرک نہ ہوگا۔ (کمال الدین
413
/
15
)۔
134
۔ عیسیٰ بن السری کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر
صادق (
ع) سے سوال کیا کہ مجھے ارکان دین اسلام سے باخبر کریں تا کہ انھیں اختیار کرلوں تو میرا عمل پاکیزہ ہوجائے اور پھر باقی چیزوں کی جہالت نقصان نہ پہنچا سکے ؟ تو فرمایا کہ " لا الہ الا اللہ " محمد رسول اللہ کی شہادت اور ان تمام چیزوں کا اقرار جنھیں پیغمبر لے کر آئے تھے اور اموال سے زکوٰۃ ادا کرنا اور ولایت آل محمد جس کا خدا نے حکم دیا ہے کہ رسول اکرم نے صاف فرمایاہے جو اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی
موت مرتاہے اور مالک کائنات بھی ارشاد فرمایاہے کہ " اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور اولیاء امر میں پہلے علی (ع) اس کے بعد حسن (ع) ، اس کے بعد حسین (ع)، اس کے بعد علی (ع) بن الحسین (ع)، اس کے بعد محمد (ع) بن علی (ع) اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا اور زمین امام کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی ہے اور جو شخص بھی امام کی معرفت کے بغیر مرجائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔
(کافی
2

ص
21
/
9
، تفسیر عیاشی
1
ص
252
/
175
، از یحییٰ بن السّری)۔
135
۔ امام محمد
باقر (
ع
)!
جو شخص بھی اس امت میں امام عادل کے بغیر زندہ رہے گا وہ گمراہ اور بہکاہوا ہوگا اور اگر اسی حال میں مرگیا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا۔(کافی
1
ص
375
/
2
از محمد بن مسلم)۔
136
۔ امام
صادق (
ع
)!
رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بھی اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرجائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا لہذا تمھارا فرض ہے کہ تم امام کی اطاعت کرو۔ تم نے اصحاب علی (ع) کو دیکھاہے اور تم ایسے امام
کے تابع ہو جس سے بے خبر رہنے میں کوئی شخص معذور نہیں ہے۔ قرآن کے تمام مناقب ہمارے لئے ہیں۔ ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے۔ انفاق اور منتخب اموال ہمارا ہی حصہ ہیں۔(محاسن
1
ص
251
/
474
از بشیر الدہّان)۔

137

۔ امام

صادق (

ع

)!

جو شخص بھی اس حال میں مرجائے کہ اس کی گردن میں کسی امم کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتاہے۔(اعلام الدین ص

459

)

138

۔ امام موسیٰ

کاظم (

ع

)!

جو شخص اپنے اما م کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتاہے اور اس سے جملہ اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا۔

(مناقب ابن شہر آشوب

4

ص

295

از ابوخالد)

139

۔ امام رضا (ع

)!

جو شخص بھی ائمہ اہلبیت (ع) کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتاہے۔ (عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

122

/

1

از فضل بن شاذان، الکافی

1

ص

376

، محاسن

1

ص

251

، بحار الانوار

23
/
76
)۔

تمام مسلمانوں کا اس نقطہ پر اتفاق ہے کہ جن روایات نے اس مضمون کی نشاندہی کی ہے کہ امام کے بغیر مرنے والا جاہلیت کی موت مرتاہے۔ قطعی طور پر سرکار دو عالم (ع) سے صادر ہوئی ہیں اور ان میں کسی طرح کے شک اور شبہہ کی گنجائش نہیں ہے۔
مفہوم اور مقصود میں اختلاف ہوسکتاہے لیکن اصل مضمون میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ مضمون اس قدر شہرت اورا عتبار پیدا کرچکا تھا کہ حکام ظلم و جور بھی اس کا انکار نہ کرسکے اور بدرجہٴ مجبوری تحریف و ترمیم پر اتر آئے۔ جیسا کہ علامہ امینی طاب ثراہ نے ان احادیث کو صحاح اور مسانید نے محفوظ کیا ہے لہذا اس کے مضمون کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے اور کسی مسلمان کا اسلام اس کے مقصود کو تسلیم کئے بغیر مکمل نہیں ہوسکتاہے۔ اس حقیقت میں نہ دورائے ہے اور نہ کسی ایک نے شک و شبہہ کا اظہار کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر امام مرنے والے کا انجام بدترین انجام ہے اور اس کے مقدر میں کسی طرح کی کامیابی اور فلاح نہیں ہے۔
جاہلیت کی موت سے بدتر کوئی موت نہیں ہے کہ یہ موت در حقیقت کفر
و الحاد کی موت ہے اور اس میں کسی اسلام کا شائبہ بھی نہیں ہے۔(الغدیر
10
ص
360
)۔
رہ گیا حدیث کا مفہوم تو اس کی وضاحت کے لئے دور جاہلیت کی تشریح ضروری ہے اور اس کے بغیر مسئلہ کی مکمل توضیح نہیں ہوسکتی ہے قرآن مجید اور احادیث اسلامی میں رسول اکرم کے دور بعثت کو علم و ہدایت کادور اور اس کے پہلے کے زمانہ کو جہالت اور ضلالت کا دور قرار دیا گیاہے، اس لئے کہ اس دور میں آسمانی ادیان میں تحریف و ترمیم کی بناپر راہ ہدایت و ارشاد کا پالینا ممکن نہ تھا۔ اس دور میں انسانی سماجمیں دین کے نام پر جو نظام چل رہے تھے وہ سب اوہام و خرافات کا مجموعہ تھے اور یہ تحریف شدہ ادیان و مذاہب حکام ظلم و جور کے ہاتھوں میں بہترین حربہ کی حیثیت رکھتے تھے جن کے ذریعہ انسانوں کے مقدرات پر قبضہ کیا جاتا تھا اور انھیں اپنی خواہشات کے اشارہ پر چلایا جارہا تھا۔
لیکن اس کے بعد جب سرکار دو عالم کی بعثت کے زیر سایہ علم و ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا تو آپ کی ذمہ داریوں میں اہم ترین ذمہ داری ان اوہام و خرافات سے جنگ کرنا اور حقائق کو واضح و بے نقاب کرنا تھا، چنانچہ آپ نے ایک مہربان باپ کی اطرح امت کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کیا اور صاف لفظوں میں اعلان کردیا کہ میں تمھارے باپ جیسا ہوں اور تمھاری تعلیم کا ذمہ دار ہوں (مسند ابن حنبل
3
ص
53
/
7413
، سنن نسائی
1

ص
38
، سنن ابن ماجہ
1
ص
114
۔
313
، الجامع الصغیر
1
ص
394
/
2580
)۔
آپ کا پیغام عقل و منطق سے تمامتر ہم آہنگ تھا اور اس کی روشنی میں صاحبان علم کے لئے صداقت تک پہنچنا بہت آسان تھا اور وہ صاف محسوس کرسکتے تھے کہ اس کا رابطہ عالم غیب سے ہے۔
آپ برابر لوگوں کو تنبیہ کیا کرتے تھے کہ خبردار جن چیزوں کو عقل و منطق نے ٹھکرادیاہے۔ ان کا اعتبار نہ کریں کہ بغیر علم و اطلاع کے کسی چیز کے پیچھے نہ دوڑ پڑی۔(سورہ اسراء آیت
36
)
اس تمہید سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہوجاتی ہے کہ ہر دور کے امام کی معرفت انسانوں کا انفرادی مسئلہ نہیں تھی کہ اگر کوئی شخص امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مرجائے گا تو صرف اس کی موت جاہلیت کی موت ہوجائے گی بلکہ در اصل یہ ایک اجتماعی اور پوری امت کی زندگی کا مسئلہ تھا کہ بعثت پیغمبر اسلام کے سورج کے طلوع کے
ساتھ جو علم و معرفت کا دور شروع ہوا ہے اس کا استمرار اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک مسلمان اپنے دور کے امام کو پہچان کر اس کی اطاعت نہ کرلیں۔
یا واضح الفاظ میں یوں کہا جائے کہ امامت ہی اس عصر علم و عرفان کی تنہا ضمانت ہے جو سرکار دو (ع) عالم کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اس ضمانت کے مفقود ہوجانے کا فطری نتیجہ اس دور اسلام و عرفان کا خاتمہ ہوگا جس کا لازمی اثر دور جاہلیت کی واپسی کی صورت میں ظاہر ہوگا اور پورا معاشرہ جاہلیت کی موت مرجائے گا جس کی طرف قرآن مجید نے خود اشارہ کیا تھا کہ مسلمانو۔ دیکھو محمد اللہ کے رسول کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں اور ان سے پہلے بہت سے رسول گذرچکے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مرجائیں یا قتل ہوجائیں تو تم الٹے پاؤں جاہلیت کی طرف پلٹ جاو" گویا مسلمانوں میں جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا اندیشہ تھا اور سول اکرم اس کا علاج معرفت امام کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے اورابار بار اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ امت دوبارہ جاہلیت کی دلدل میں پھنس سکتی ہے اور جاہلیت کی موت مرسکتی ہے اور اس کا واحد سبب امامت و قیادت امام عصر (ع) سے انحراف کی شکل میں ظاہر ہوگا۔
کس امام کی معرفت ؟
اگر گذشتہ احادیث میں ذرا غور و فکر کرلیا جائے تو اس سوال کا جواب خود بخود واضح ہوجائے گا کہ سرکار دو عالم نے کس امام اور کس طرح کے امام کی معرفت کو ضروری قرار دیاہے کہ جس کے بغیر نہ اصلی اسلام باقی رہ سکتاہے اور نہ جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا خطرہ ٹل سکتاہے۔
کیا یہ ممکن ہے کہ اس معرفت سے مراد ہر اس شخص کی معرفت اور اس کا اتباع ہو جو اپنے بارے میں امامت کا

دعویٰ کردیے اور اسلامی سماج کی زمام پکڑ کر بیٹھ جائیے اور باقی افراد اس کی اطاعت نہ کرکیے جاہلیت کی موت مرجائیں اور اس کے کردار کا جائزہ نہ لیا جائیے اور اس ظلم کو نہ دیکھا جائیے جو انسان کو ان اماموں میں قرار دیدیتاہیے جو جہنم کی دعوت دینیے والیے ہوتیے ہیں ؟
ائمہ جور نیے ہر دور تاریخ میں یہی کوشش کی ہیے کہ حدیث کی ایسی ہی تفسیر کریں اور اسے اپنیے اقتدار کے استحکام کا ذریعہ قرار دیں چنانچہ یہی وجہ ہیے کہ اس کے راویوں میں ایک معاویہ بھی شامل ہیے جسے اس حدیث کی سخت ضرورت تھی اور کھلی ہوئی بات ہیے کہ جب روایت بیان
کردیگا تو درباری علماء اس کی ترویج و تبلیغ کا کام شروع کردیں گے اور اس طرح حدیث کی روشنی میں معاویہ جیسے افراد کی حکومت کو مستحکم و مضبوط بنادیا جائیے گا۔ اگر چہ یہ کھلی ہوئی بات ہیے کہ یہ صرف لفظی بازی گری ہیے اور اس کا تفسیر و تشریح حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہیے اور نہ اسے خطائیے اجتہادی کہا جاسکتاہیے اور نہ سوء فہم بھلا کون یہ تصور کرسکتاہیے کہ عبداللہ بن عمر کا بیعت امیر المومنین (ع) سے انکار کردینا کسی بصیرت کی کمزوری یا فکر کی سطحیت کا نتیجہ تھا اور انھیں آپ کی شخصیت کا اندازہ نہیں تھا اور راتوں رات دوڑ کر حجاج بن یوسف کے دربار میں جاکر عبدالملک بن مروان کے لئیے بیعت کرلینا واقعاً اس احتیاط کی بناپر تھا کہ کہیں زندگی کی ایک رات بلابیعت امام نہ گذر جائیے اور ارشاد پیغمبر کے مطابق جاہلیت کی موت نہ واقع ہوجائیے جیسا کہ ابن ابی الحدید نیے بیان کیا ہیے کہ عبداللہ نیے پہلیے حضرت علی (ع) کی بیعت سے انکا کردیا اور اس کے بعد ایک رات حجاج بن یوسف کا دروازہ کھٹکھٹانیے لگیے تا کہ اس کے ہاتھ خلیفہ وقت عبدالملک بن مروان کے لئیے بیعت کرلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک رات بلابیعت امام گذرجائیے جبکہ سرکار دو عالم نیے فرمایاہیے کہ اگر کوئی بیعت امام کے بغیر مرجائیے تو جاہلیت کی موت مرتاہیے، اور حجاج نیے بھی اس جہالت اور پست فطرتی کا اس انداز سے استقبال کیا کہ بستر سے پیر نکال دیا کہ اس پر بیعت کرلو، تم جیسے لوگ اس قابل نہیں ہوکہ ان سے ہاتھ پر بیعت لی جائیے۔ (شرح نہج البلاغہ
13
ص
242
)۔
کھلی ہوئی بات ہیے کہ جو حضرت علی (ع) کو امام تسلیم نہ کریے گا اس کا امام عبدالملک بن مروان ہی ہوسکتاہیے جس کی بیعت سے انکار انسان کو جاہلیت مارسکتاہیے اور اس کے ضروری ہیے کہ رات کی تاریکی میں انتہائی ذلت نفس کے ساتھ حجاج بن یوسف جیسے جلاد کے دروازہ پر حاضری دے اور عبدالملک جیسے بے ایمان کی خلافت کے لئیے بیعت کرلیے اور اس کا آخری نتیجہ یہ ہو کہ اس یزید کو بھی حدیث مذکور کا مصداق قرار دیدے جس کے دونوں ہاتھ اسلام اور آل رسول کے خون سے رنگین ہوں۔
مورخین کا بیان ہیے کہ اہل مدینہ نیے
36
ھء میں یزید کے خلاف آواز بلند کی اور اس کے نتیجہ میں واقعہ حرہ پیش آگیا جس کے بعد عبداللہ بن عمر نیے اس انقلاب میں قریش کے قائد عبداللہ بن مطیع کے پاس حاضر ہوکر کچھ کہنا چاہا تو عبداللہ نیے ان کے لئیے تکیہ لگواکر بیٹھنیے کا اشارہ کیا اور ابن عمر نیے فرمایا کہ میں بیٹھنیے نہیں آیا ہوں۔ میں صرف یہ حدیث پیغمبر سنا نیے آیا ہوں کہ
اگر کسی کے ہاتھ اطاعت سے الگ ہوگئیے تو وہ روز قیامت اس عالم میں محشور ہوکا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی اپنی گردن میں بیعت امام رکھیے بغیر مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی ۔ (صحیح مسلم
3
/
1478
/

)۔

ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ اس ضمیر فروش انسان نے کس طرح حدیث شریف کا رخ بالکل ایک متضاد جہت کی طرف موڑدیا اور اسے یزید کی حکومت کی دلیل بنادیا جس موذی مرض کی طرف رسول اکرم نے اس حدیث میں اور دیگر متعدد احادیث میں اشارہ کیا تھا اور آپ کا مقصد تھا کہ لوگ ائمہ حق و ہدایت کی اطاعت کریں لیکن ارباب باطل و تحریف نے اس کا رخ ہی بدل دیا اور اسے باطل کی ترویج کا ذریعہ بنالیا اور اس طرح اسلامی احادیث ہی کو اسلام کی عمارت کے منہدم کرنے کا وسیلہ بنادیا اور دھیرے دھیرے اسلام اور علم کا وہ دور گذر گیا اور امت اسلامیہ ائمہ حق و انصاف کی بے معرفتی اور ان کے انکار کے نتیجہ میں جاہلیت کی طرف پلٹ گئی اور جاہلیت و کفر کی موت کا سلسلہ شروع ہوگیا جب کہ روایات کا کھلا ہوا مفہوم یہ تھا کہ آپ امت کو اس امر سے آگاہ فرمارہے تھے کہ خبردار ائمہ اہلبیت (ع) کی امامت و قیادت سے غافل نہ ہوجانا اور اہلبیت (ع) سے تمسک کو نظر انداز نہ کردینا کہ اس کا لازمی نتیجہ دور علم و ہدایت کا خاتمہ اور دور کفر و جاہلیت کی واپسی کی شکل میں ظاہر ہوگا جس کی طرف حدیث ثقلین، حدیث غدیر اور دوسری سینکڑوں حدیثوں میں اشارہ کیا گیا تھا اور ائمہ اہلبیت (ع) سے تمسک کا حکم دیا گیا تھا۔

Source URL:

https://www.al-islam.org/ur/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D8%B3%D9%88%D9%85-%D8%A2%DA%AF%D8%A7%DB%81%DB%8C-%D8%A7%D8%B2-%D8%B9%D8%AF%D9%85-%D9%85%D8%B9%D8%B1%D9%81%D8%AA-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9